جلد ۲۹ | ۲۷ ماہ ظہور ۱۳۲۰ ہش | ۳ ماہ شعبان سنہ ۱۳۶۰ ھ | ۲۷ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۱ ء | نمبر ۱۹۵

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۳ ماہ شعبان سنہ ۱۳۶۰ ھ

کشمیر کے خلاف تحریک میں احرار کی ناکامی

مسلمانان کشمیر کو ان کے جائز اور اہم حقوق دلانے کے لئے آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں جو جدوجہد شروع کی تھی۔ وہ اپنی معقول و مدلل روش اور پُر امن اور قانون کے دائرہ کے اندر رہ کر کام کرنے کے طریق کے باعث کامیابی پر کامیابی حاصل کر رہی تھی۔ کہ احرار درمیان میں آکودے۔ ایک طرف تو انہوں نے مسلمانان پنجاب کا ہزارہا روپیہ صرف کرا دیا۔ کئی جانیں ضائع کرائیں۔ اور سینکڑوں لوگوں کو جیلخانوں کی زینت بنا کر ان کے خانگی حالات اور کاروبار کو سخت نقصان پہونچایا۔ اور دوسری طرف حکومت کشمیر کے لئے مسلمانوں پر تشدد کرنے اور ان کے مطالبات کو پس پشت ڈالنے کا موقعہ پیدا کر دیا۔ احرار کا دعویٰ یہ تھا۔ کہ حکومتِ کشمیر جب تک کامل آزادی کا اعلان نہ کرے گی۔ اس وقت تک وہ پیچھے قدم نہ ہٹائیں گے۔ اور قانون شکنی کا سلسلہ جاری رکھیں گے لیکن نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جہاں حکومت کشمیر جو مطالبات پورے کرنے کے لئے آمادہ تھی۔ انہیں اس نے کھٹائی میں ڈال دیا۔ وہاں احرار بھی چند دن کے بعد ٹھنڈے ہو کر بیٹھ گئے۔ اور آج "تاریخ احرار" کے مصنف "مفکر احرار" کھلے الفاظ میں یہ اعتراف کر رہے ہیں۔ کہ :-

"کشمیر کی تحریک میں ہم نصب العین کے حصول میں ناکام رہے" (زمزم ۲۳ اگست)

گویا مسلمانوں کو بے حد مالی اور جانی نقصان پہونچانے اور آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی کامیاب جدوجہد میں روڑے اٹکانے کے بعد احرار کو سوائے ناکامی اور نامرادی کے کچھ حاصل نہ ہوا۔ اس پر وہ تو دامن جھاڑ کر اپنے اڈے پر واپس آ گئے۔ تاکہ ذاتی اغراض کے حصول کے لئے نئے جوڑ توڑ میں مصروف ہو سکیں۔ لیکن جن لوگوں کو انہوں نے ریاست کے خلاف مورچہ لگا کر موت کے گھاٹ اتارا۔ ان کے پسماندگان کو۔ اور جنہیں قید کرا کر مالی نقصان پہونچایا تھا۔ انہیں رونے دھونے کے لئے چھوڑ دیا۔ اور مسلمانان کشمیر کی ترقی کو ایسا دھکا لگایا۔ کہ وہ کئی سال پیچھے جا پڑی۔ اور اس طرح ان کی ان قربانیوں کو جو انہوں نے حصولِ حقوق کے لئے کی تھیں بالکل ضائع کر دیا۔

کشمیر کے متعلق تو خود تسلیم کر لیا گیا۔ کہ اس بارے میں احرار کو مکمل ناکامی ہوئی۔ اور مسلمانان پنجاب۔ اور مسلمانانِ کشمیر کو شدید نقصان پہونچانے کے بعد احرار اپنا سا منہ لے کر واپس آ گئے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ کوئی ایک معاملہ بھی ایسا نہیں۔ جسے احرار نے اپنے ہاتھ میں لیا ہو۔ اور پھر اس کی خاک اڑا کر نہ رکھ دی ہو۔ یا اس میں ناکامی اور نامرادی کے سوا ان کے ہاتھ کچھ آیا ہو۔

ایران کی حدود میں روسی اور برطانوی فوجوں کا داخلہ

آخر وہی ہوا جس کا خطرہ تھا۔ کہ جرمن ریشہ دوانیوں کے انسداد کے لئے برطانیہ اور روس کو وہ قدم اٹھانا پڑا۔ جس کا حالات کے بے حد نازک ہونے کے بغیر اٹھانا ممکن نہ تھا۔ یعنی ان حکومتوں کی فوجیں ایرانی حدود میں داخل ہو گئیں۔ اگرچہ حکومتِ ایران نے یہ یقین دلانے کی کوشش کی۔ کہ وہ غیر جانبداری قائم رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرے گی۔ لیکن ایران میں جرمنوں کی سرگرمیوں نے حالات کو بہت پیچیدہ بنا دیا تھا۔ اور یہ خطرہ روز بروز بڑھتا جا رہا تھا۔ کہ جرمنی ایران کے تیل پر قبضہ کرنے کے لئے ایران کی غیر جانبداری کی کوئی پروا نہ کرے گا۔ اور کسی نہ کسی رنگ میں ایران میں گڑبڑ پیدا کرنے کی کوشش کرے گا۔

کہا جاتا ہے۔ کہ ایران میں وہی جرمن پروپیگنڈا کر رہے تھے۔ جنہیں برطانیہ نے عراق سے نکالا تھا۔ اور چونکہ جرمنوں کا طریق یہ ہے۔ کہ جس ملک پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہاں پہلے پروپیگنڈا کرنے کے لئے جاسوس بھیج دیتے ہیں۔ جو مختلف قسم کی افواہیں اڑاتے۔ اور عوام الناس کو دہشت زدہ کرتے ہیں۔ اور آج کل ایران میں یہی حالات پیش آ رہے تھے۔ اس لئے ضروری سمجھا گیا۔ کہ حالات کے زیادہ نازک ہونے سے قبل ان کے انسداد کا انتظام کیا جائے خیال یہ ہے۔ کہ اگر جرمن ایران میں شورش پیدا کرنے میں ناکام رہے۔ تو وہ تیل کے چشموں کو نقصان پہونچانے کی کوشش کریں گے۔

ایران کے چشمے سالانہ ایک کروڑ ٹن تیل فراہم کرتے ہیں۔ اور یہ تیل آج کل فوجی ضروریات کے لحاظ سے بے حد اہمیت رکھتا ہے۔ اور اس کو جرمنوں کے ہتھے چڑھنا قطعاً گوارا نہیں کیا جا سکتا۔ علاوہ ازیں ایران میں نازیوں کا داخل ہو کر ملک میں انقلاب پیدا کر دینا نہ صرف ایران کے لئے بلکہ ہمسایہ ممالک کے لئے بھی سخت نقصان رساں تھا۔ ان حالات میں ضروری سمجھا گیا۔ کہ ایران کو نازی خطرہ سے محفوظ کرنے کے لئے قدم اٹھایا جائے ؛

اس وقت تک جو خبریں آئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہے کہ ابھی تک کسی جگہ ایرانی فوجوں سے روسی اور برطانوی فوجوں کا تصادم نہیں ہوا۔ روسیوں اور انگریزوں کی طرف سے اس موقعہ پر جو اعلان کئے گئے ہیں ان میں کہا گیا ہے۔ کہ یہ قدم ایران کے خلاف نہیں۔ بلکہ جرمنوں کے خلاف اٹھایا گیا ہے۔ تاکہ انہیں ایران میں حکومت کا تختہ الٹنے کا موقعہ نہ دیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی یقین دلایا گیا ہے کہ روسی اور انگریزی فوجیں ایران پر قبضہ کرنا نہیں چاہتیں۔ بلکہ جونہی ایران سے نازی خطرہ دور ہو جائے گا۔ انہیں ایران سے ہٹا لیا جائے گا۔

اچھا ہوتا اگر یہاں تک نوبت ہی نہ پہونچتی۔ اور دوستانہ رنگ میں وہ خطرہ دور کر دیا جاتا جو ایران میں پرورش پا رہا تھا۔ اب بھی اچھا ہو اگر ایرانی فوجوں سے کسی جگہ تصادم نہ ہو۔ اس طرح جہاں ایران کی سرزمین انسانی خون کے دھبوں سے محفوظ رہے گی۔ اور جنگ کی صعوبتیں اٹھانے سے بچ جائے گی۔ وہاں روس اور برطانیہ سے اس کے دوستانہ تعلقات بھی برقرار رہیں گے۔ اور یہ حکومتیں اس نہائت خطرناک زمانہ میں اس کی حفاظت کا فرض ادا کریں گی ؛

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ ظہور ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو حبس بول اور بخار کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے ؛

جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اپنی رخصت ختم کر کے واپس تشریف لے آئے ہیں ؛

---

(۳) خدا تعالےٰ نے مجھے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے برکت اللہ نام تجویز فرمایا ہے۔ بچہ کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار عنائت اللہ خان قلعہ صوبا سنگھ

دعائے مغفرت (۱) میرے والد عبد الرشید خان صاحب چنگی سپرنٹنڈنٹ بنارس محلہ ندیسر ۱۷ ماہ اگست ۱۹۴۱ء کو ایک لمبی بیماری کے بعد اپنے مالک حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار عبد السمیع خاں

(۲) میاں محمد الدین صاحب جو بڑے مخلص احمدی تھے ۲۰ اگست ۱۹۴۱ء کو قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار۔ محمد یوسف نانوڈوگر

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

عمر بڑھانے کا گر

"زندگی کے لمبا کرنے کا ایک ہی گر ہے۔ اور وہ یہ ہے جیسے کہ قرآن شریف میں لکھا ہے واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض جو شے انسان کو زیادہ فائدہ رساں ہوتی ہے۔ وہ زمین میں بہت دیر قائم رہتی ہے۔ فرمایا کہ قریب ۳۰ سال کا عرصہ گزرا ہے۔ کہ ایک دفعہ مجھے سخت بخار چڑھا۔ یہاں تک کہ میں نے سمجھا کہ اب آخری دم ہے۔ اور جب میرا یہ خیال قریب قریب یقین کے ہو گیا تو تفہیم ہوئی اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض لیکن اس وقت میں نہ سمجھ سکا۔ کہ مجھ سے کیا فوائد پہونچ رہے ہیں۔ یا آئندہ پہونچیں گے۔ آخر اس وقت سے دیر کے بعد اب پتہ ملتا ہے کہ وہ کیا فوائد ہیں۔ پس جو کوئی اپنی زندگی بڑھانا چاہتا ہے۔ اسے چاہیئے کہ نیک کاموں کی تبلیغ کرے۔ اور مخلوق کو فائدہ پہونچائے۔ جب خدا تعالےٰ کسی ایسے دل کو دیکھتا ہے جس نے مخلوق کے لئے فائدہ رسانی کا مصمم ارادہ کر لیا ہے تو وہ اسے کبھی ضائع نہیں کرتا۔ قرآن شریف میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے انا خلقنا الانسان فی احسن تقویم ثم رددناہ اسفل سافلین یہ بھی اس کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ مخلوق کو فائدہ رسانی کے بعد اور خدا تعالےٰ کی فرمانبرداری کرنے سے انسان پر یہ کلمہ کہ خلقنا الانسان فی احسن تقویم صادق آتا ہے۔ اور اگر وہ یہ نہیں کرتا ہے تو اسفل السافلین ہی میں رد کیا جاتا ہے۔ اگر انسان میں یہ باتیں نہیں کہ وہ خدا کے اوامر کی اطاعت کرے۔ اور مخلوق کو فائدہ پہونچائے تو بھیڑ بکرے۔ بھیڑ۔ بکری وغیرہ جانوروں میں اور اس میں کیا فرق ہے۔ دوسری بات یہ سمجھنی چاہیئے۔ کہ اگر انسان خدا تعالےٰ کی فرمانبرداری میں مر جائے تو جانے کہ اس نے بڑی عمر حاصل کر لی ہے کیونکہ بڑی عمر کا اصل مدعا جو یہ تھا کہ مخلوق کو فائدہ پہونچا کر اور خدا کے اوامر کی اطاعت کر کے اپنے مولےٰ کو راضی کرے۔ وہ اس نے حاصل کر لیا۔ اور مرتے وقت اس کے دل میں کوئی حسرت نہیں رہی۔" (البدر ۱۴ اگست ۱۹۰۳ء)

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) بابو نور احمد صاحب قادیان کی اہلیہ صاحبہ شدید بیمار ہیں (۲) چوہدری محمد حسین صاحب سنجر جانگ سندھ کا لڑکا بیمار ہے (۳) سید محمد سعید سلیم صاحب قادیان ایک ماہ سے بعارضہ چھپا کی بیمار ہیں (۴) سید خادم حسین صاحب آف گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ جولنڈن بسلسلہ جنگ گئے ہوئے ہیں اپنی خیریت کے لئے (۵) محمد طیب اللہ صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بھیرت پور ضلع مرشد آباد اپنی اولاد کے نیک و صالح ہونے کے لئے (۶) سردار عبد الرحمٰن صاحب قادیان اپنے لڑکے ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی ڈلہوزی میں پریکٹس میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں ؛

چنیوٹ میں احمدیہ مسجد خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ چنیوٹ شہر میں احمدیہ مسجد تیار ہو گئی ہے۔ ارد گرد کے احمدی احباب جب چنیوٹ تشریف لائیں تو اس مسجد میں نماز ادا کیا کریں۔ جو محلہ راجے والی سڑک کے کنارے پر واقع ہے۔ نیز دوست دعا کریں کہ اس مسجد کے ذریعہ اللہ تعالےٰ چنیوٹ میں خاص جماعت پیدا کرے۔ خاکسار شیخ محمد یوسف سیکرٹری جماعت احمدیہ

ولادت (۱) میرے ہاں اہلیہ ثانیہ سے دوسرا لڑکا تولد ہوا ہے۔ دعا کی جائے کہ مولا کریم اسے نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ خاکسار عبد الرحمٰن قادیان

روزنامہ الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ - اگست ۱۹۴۱ء
نمبر ۱۹۵ - جلد ۲۹

ذکرِ حبیب علیہ السلام

حسب ذیل روایات میاں عبدالرشید صاحب ولد میاں چراغ الدین صاحب مرحوم لاہوری سے صیغہ تالیف و تصنیف قادیان نے قلمبند کرا کے برائے اشاعت ارسال کی ہیں:۔

ایک آریہ خیالات کے نوجوان کی اصلاح

لاہور میں ایک غیر احمدی کا لڑکا جو ریلوے میں ملازم تھا۔ آریہ خیالات کا ہو گیا۔ اس کے والدین کو اس سے بڑی پریشانی ہوئی۔ اور وہ اس کو بیگم شاہی مسجد کے امام کے پاس لے گئے اس نے مولوی صاحب کے سامنے آریوں کے چند اعتراض پیش کئے۔ تو وہ بہت طیش میں آگیا۔ اور اس لڑکے کو مارنے کے لئے دوڑا جس پر وہ نوجوان اپنی پگڑی وغیرہ وہیں چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوا۔ دوسرے آدمی بھی اس کے پیچھے دوڑے۔ ان لوگوں کی یہ حالت دیکھ کر ایک احمدی میاں احمد الدین صاحب جو رفو گری کا کام کرتے تھے۔ ساتھ ہو لئے اور اس کے مکان تک ساتھ گئے۔ اصل واقعہ معلوم کرنے کے بعد وہ میرے پاس آئے۔ اور مجھے اس کے حالات سے آگاہ کیا۔ اور کہا۔ کہ اس سے ضرور ملنا چاہیئے۔ اور اس کے خیالات کی اصلاح کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ چنانچہ میں ان کے ہمراہ اس کے مکان پر گیا۔ پہلے تو وہ گفتگو کرنے سے گریز کرتا رہا۔ اور صاف کہہ دیا۔ کہ میں آریہ ہو چکا ہوں اب آپ کی باتوں کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ اس نے گوشت وغیرہ بھی ترک کر رکھا تھا۔ اور آریوں کا سا طریق اختیار کئے ہوئے تھا۔ اُن کی مجالس میں جاتا۔ اور ان کی عبادت میں شریک ہوتا میرے بار بار جانے اور اصرار کرنے پر وہ کسی قدر مجھ سے مانوس ہوا۔ جب وہ سیر کو جاتا۔ تو میں اس کے ساتھ ہو لیتا۔ چند روز کے بعد ایسٹر کی تعطیلات آگئیں۔ میں نے اسے کہا کہ میرے ساتھ قادیان چلو۔ مگر وہ اس کے لئے تیار نہ ہوتا۔ اور کہتا تھا۔ کہ میں مولویوں کے پاس جانے کے لئے تیار نہیں۔ مگر میں نے بہت کچھ اسے سمجھایا اور کہا۔ کہ قادیان میں کسی قسم کی تکلیف کا اندیشہ نہیں۔ تم سے ہرگز بُرا سلوک نہ ہوگا۔ تم جو چاہو۔ اعتراض کر سکو گے آخر میرے اصرار کے بعد وہ آمادہ ہو گیا۔ اور میرے ہمراہ قادیان گیا۔ وہاں جا کر ہم حضرت مولوی نورالدین صاحب سے ملے۔ آپ نہایت شفقت سے پیش آئے۔ اور فرمایا۔ کہ آپ جو چاہیں۔ اعتراض کریں۔ جواب دیا جائے گا۔ میں نے آپ کی خدمت میں یہ عرض کر دیا تھا۔ کہ حضور انہوں نے گوشت وغیرہ ترک کر دیا ہے۔ اس وجہ سے حضرت مولوی صاحب نے اپنے گھر سے مونگ کی دال اور چند روٹیاں مہمان خانہ میں اس کے لئے بھجوائیں۔ اس بات سے وہ بہت متاثر ہوا۔ اس کے بعد ظہر کی نماز کے لئے جب میں گیا۔ تو اس کو ساتھ لے گیا۔ نماز کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد مبارک میں تشریف فرما ہوئے اُن دنوں حضور آریوں کے متعلق کوئی تصنیف فرما رہے تھے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آریوں کے اعتراضات کا ذکر مجلس میں کر کے ان کے جوابات دیئے۔ اس کا اس پر بہت اثر ہوا۔ اور اس کے بعد بہت سے اعتراضات خود بخود دُور ہو گئے۔ اور اسلام سے بھی اسے ایک گونہ دلچسپی پیدا ہو گئی۔ عصر کی نماز کے بعد میں ان کو حضرت مولوی صاحب کے درس القرآن میں لے گیا۔ جو مسجد اقصیٰ میں ہوتا تھا۔ اس کے بعد ہم دونوں مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور میں نے عرض کیا۔ کہ حضور انہیں کچھ سمجھائیں۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ ان کو جو اعتراض ہے کریں۔ اس پر اس نے گوشت خوری کے متعلق دریافت کیا۔ جس کا جواب مولوی صاحب نے نہایت عمدہ طریق پر اسے دیا۔ اور اس سے اس کی تسلی ہو گئی۔ مغرب کی نماز کے بعد ہم حضور علیہ السلام کی خدمت میں مسجد مبارک میں حاضر ہوئے۔ حضور علیہ السلام شاہ نشین پر بیٹھ کر گفتگو فرماتے رہے۔ لوگ عموماً مولوی عبدالکریم صاحب کی معرفت سوال وجواب کرتے تھے۔ وہ یہ گفتگو سنتا رہا۔ اس کے بعد اس نے کوئی اعتراض نہ کیا۔

دوسرے دن نماز ظہر کے وقت اس نے بھی وضو کیا۔ اور جا کر نماز ادا کی۔ اسی دن پھر مولوی صاحب کا درس سُنا اور تیسرے دن اس نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اور پھر اسلام میں داخل ہو گیا ×

اس کے بعد اسے اسلام کے ساتھ ایسا اُنس پیدا ہوا۔ کہ وہ آریہ سماج کی مجلسوں میں جا کر اسلام کی خوبیاں بیان کرتا۔ اور آریوں کے اعتراضات کے جواب دیتا۔ اس کے بعد میں کافی عرصہ تک اسے دیکھتا رہا۔ کہ وہ ہمارے ساتھ نمازیں ادا کرتا تھا۔ اور عید وغیرہ پڑھا کرتا تھا۔

آریوں کے اعتراضات کے جواب

قادیان میں جن دنوں آریہ سماج نے پہلا جلسہ کیا۔ اس وقت میرے ایک دوست دیوی دت نے کہا کہ اگر آپ قادیان چلیں۔ تو میں بھی آپ کے ساتھ وہاں جاؤں۔ چنانچہ میں تیار ہو گیا۔ اور ہم دونوں قادیان پہنچے۔ میرے دوست تو آریہ سماج کے ہاں چلے گئے اور میں مہمان خانہ میں ٹھہرا حضور صبح کے وقت سیر کو باہر تشریف لے گئے۔ میں بھی حضور کے ساتھ تھا۔ جب حضور باہر تشریف لے گئے تو بہت سے باہر سے آئے ہوئے آریہ لوگ حضور کے پاس آئے اور کچھ گفتگو ہوئی۔ رات کے وقت آریوں نے نگر کیرتن کیا جس میں اسلام پر بہت سے اعتراضات کئے۔ اس رات کو میں مہمان خانہ کی بجائے مولوی محمد علی صاحب کے پاس مسجد کے ساتھ والے کمرہ میں ٹھہرا ہوا تھا۔ شیخ یعقوب علی صاحب نے حضور کی خدمت میں عشاء کی نماز کے بعد آریوں کے اعتراضات کا ذکر کیا۔ حضور نے فرمایا۔ کہ سب اعتراضات لکھ کر مجھے اندر بھیج دیں۔ چنانچہ ایسا کیا گیا۔ حضور ان اعتراضات کے جواب ساری رات لکھتے رہے۔ ساتھ ہی کاتب بٹھلائے ہوئے تھے۔ حضور چلتے ہوئے تحریر فرماتے تھے۔ حضور کو اس رات گردہ کے درد کی تکلیف بھی تھی۔ اس وجہ سے آپ نے کمر کے اردگرد کپڑا لپیٹا ہوا تھا۔

میں چونکہ اوپر کے کمرہ میں تھا۔ اس لئے حضور کی باتیں سن سکتا تھا۔ میں بھی قریباً ساری رات جاگتا رہا۔ صبح کی نماز میں حضور مسجد مبارک میں تشریف لائے نماز کے بعد حضور کو ضعف ہو گیا۔ اور آپ اندر مکان میں تشریف لے گئے۔ اور چند دوستوں کو ہدایت فرما دی۔ کہ یہ مضمون جلدی چھاپ دیا جائے۔ تاکہ اس کی اشاعت آج ہی ہو سکے چنانچہ آٹھ بجے تک یہ مضمون چھپ کر تیار ہو گیا۔ یہ وہ مضمون ہے۔ جو رسالہ نسیم دعوت کے آخر میں درج ہے ×

مجھے یاد ہے۔ کہ جب حضور کی خدمت میں یہ مضمون تیار ہو کر پہنچا۔ تو حضور اس وقت چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ آپ نے اٹھ کر صندوق سے زرد رومال نکالا۔ اور اس میں حضور نے چند کتابیں باندھ دیں اور دوستوں کو ہدایت کی کہ یہ کتابیں فلاں فلاں آریہ کو فوراً پہنچا دیں۔ جب یہ کتابیں ان کو پہنچا دی گئیں۔ تو ان کا پردھان جو غالباً پنڈت رام بھجدت صاحب لاہور کے ایک مشہور وکیل تھے اور جو ایک روز قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کر چکے تھے۔ اور حضور علیہ السلام کو دیکھ چکے تھے۔ کہ آپ بیمار ہیں۔ انہوں نے اس مضمون کو دیکھا۔ تو بہت حیرت کا اظہار کیا۔ اور کہا۔ کہ معلوم نہیں۔ اس شخص میں کیا بجلی کی طاقت ہے۔ اس شخص نے اس بات کو گوارا نہیں کیا۔ کہ ہمارے اعتراضات پر بغیر جواب کے ایک رات بھی گزر جائے۔ اور بیماری کی حالت میں ہی اس قدر جلدی ان کا جواب تیار کر کے شائع کر دیا ہے ×

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دلائل کے مقابلہ میں مولوی محمد علی صاحب کے مضمون کی حقیقت

مولوی محمد علی صاحب کا مضمون درباره مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بذریعہ اخبار الفضل مورخہ ۱۳ اگست پہونچا۔ مضمون کو نہائت غور سے دو دفعہ پڑھا۔ پھر جمعہ کے خطبہ میں احباب جماعت کے سامنے جن میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے بی۔ اے تک تعلیم یافتہ بھی موجود تھے۔ اور دلائل کی تہ تک پہونچنے کی پوری اہلیت رکھتے تھے۔ مولوی صاحب کا مضمون تیسری دفعہ پڑھا گیا۔ اور اسی موقعہ پر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا جواب بھی جو اخبار الفضل کے ۲۳ صفحات پر مشتمل ہے احباب جماعت کو پڑھ کر سنایا گیا احباب نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے جوابی مضمون کے مقابلہ میں مولوی محمد علی صاحب کے دلائل کی کمزوری کو پوری طرح محسوس کیا۔ یہاں تک کہ یہ امر بھی پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا۔ کہ خود مولوی صاحب موصوف نے بھی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے زورِ دلائل کا اعتراف کر لیا ہے۔ اور یہ اعتراف ایسا ہے۔ کہ ان تمام فرضی اعتراضات پر جو مولوی صاحب نے اپنے مضمون میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب کئے ہیں۔ اپنی قطعی اور یقینی شان کے ساتھ حاوی ہے۔ وہ اعتراف اس طرح ہے۔ کہ مولوی صاحب اپنے مضمون میں لکھتے ہیں۔

”اس کے ساتھ میں یہ بھی کہہ دیتا ہوں۔ کہ جناب میاں صاحب اس تجویز کو (کہ وہ میرے مضمون کو اخبار میں شائع کر دیں) کبھی منظور نہ کریں گے۔ اس کی وجہ؟ اپنے مخالف کے دلائل کو اپنی جماعت کے سامنے لانے سے وہی شخص ڈرتا ہے جسے یہ خوف ہو کہ اس کی جماعت مخالف کے دلائل سے متاثر ہو کر پھسل جائے گی سو یہی خوف جناب میاں صاحب کے دل میں ہے . . . . اگر جناب میاں صاحب غور نہیں کرتے تو ان کے مرید تو غور کریں۔ اپنے دلائل کو کمزور کون شخص سمجھتا ہے۔ وہ جو دوسرے کے دلائل کو اپنی جماعت کے سامنے لانے سے روکتا ہے۔“

اب واقعات نے جہاں مولوی صاحب کے اس دعوے کو باطل کر دیا۔ کہ ”میاں صاحب اس تجویز کو کبھی منظور نہ کریں گے“ وہاں مولوی صاحب کے مذکورہ بالا بیان کے مطابق جب ان کے دلائل جماعت احمدیہ کے سامنے خود حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے رکھ دیئے۔ اور جماعت نے بھی ان کے دلائل کی کمزوری کو محسوس کر لیا (جیسا کہ انشاء اللہ تعالےٰ ہر جماعت اگر مناسب ہوا تو اس قسم کا اعلان کرے گی) یہ امر بھی پایۂ ثبوت کو پہونچ گیا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے زورِ دلائل کا اعتراف کر لیا ہے۔ اس کا مزید ثبوت واقعات آئندہ دیں گے۔ جب مولوی محمد علی صاحب حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی پیش فرمودہ تجاویز میں سے صرف ایک ہی تجویز کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ایک غلطی کا ازالہ متفقہ خرچ سے شائع فرمائیں گے۔ اور اگر وہ ایسا نہیں کریں گے۔ تو بھی جماعت احمدیہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے سمجھ لے گی کہ حقیقی دلائل کی قوت کس کے ساتھ ہے

خاکسار حافظ نور الٰہی سیکرٹری جماعت احمدیہ ہیڈ کلرک ارگیشن سیکرٹریٹ بہاولپور

لاہور میں تبلیغی اشتہارات کی اشاعت کا انتظام

غیر مبایعین کے متعلق نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے اشتہارات وغیرہ کی اشاعت کا انتظام مولوی ابو العطا صاحب جالندہری متعین لاہور کے سپرد کیا گیا ہے۔ جہاں جہاں ضرورت ہو احباب مولوی صاحب سے احمدیہ مسجد بیرون دہلی دروازہ لاہور کے پتہ سے طلب فرمائیں۔ اور انکی زیادہ سے زیادہ اشاعت کریں۔ ناظم دعوۃ و تبلیغ

خان بہادر شیخ منہاج الدین صاحب چیف انجنئیر کا افسوسناک انتقال

اخبارات لاہور مورخہ ۲۴ اگست سنہ ۱۹۴۱ء میں یہ افسوسناک خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ خان بہادر شیخ منہاج الدین صاحب چیف انجنیئر محکمہ آبپاشی گزشتہ رات کے ایک بجے دل کی حرکت یکلخت بند ہو جانے سے فوت ہو گئے ہیں۔ اس واقعہ کا تعلق جسقدر کہ حکومت پنجاب سے ہے۔ اور جو افسوس شیخ صاحب ممدوح کی ناگہانی موت سے محکمہ انہار کے ملازمین کو ہوا ہے۔ اس کا اظہار تو اس امر سے بھی ہو گیا ہے۔ کہ ان کے ماتم میں محکمہ آبپاشی کے تمام دفاتر ایک دن کے لئے بند رکھے گئے۔

لیکن شیخ صاحب ممدوح اپنی سرکاری حیثیت کے علاوہ اپنے اندر اور بھی اس قدر اوصاف رکھتے تھے۔ کہ جن کی وجہ سے وہ پبلک اور محکمانہ ملازمین میں ہر دلعزیز اور منصف مزاج اور دیانتدار اور ہمدرد مشہور تھے۔ اور بلا تمیز مذہب و ملت ہر طبقہ کے لوگوں میں بوجہ شرافت اور فیاضی کے ان کو عزت اور تعریف سے یاد کیا جاتا تھا۔ خاکسار کی نظر میں ان کی خاص خوبی جو اس زمانہ میں اعلےٰ پایہ کے مسلمان افسران میں بہت ہی کمیاب ہے یہ تھی۔ کہ وہ سرکاری فرائض کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ اپنے عقیدہ کے مطابق شعائر اسلام کے بھی پابند تھے۔ باوجود سر پر ہیٹ ہوتے ہوئے چہرہ پر ڈاڑھی کا ہونا اور صوم و صلوٰۃ کی باقاعدگی ان کے جذبات مذہبی کی شہادت دیتی تھی۔ دفتر کے احاطہ میں مختصر سے چبوترہ پر رومی ٹوپی زیب سر کئے ہوئے ادنےٰ ملازمین کے دوش بدوش کھڑے ہو کر نماز اور جمعہ کی نماز پڑھنے یا پڑھانے میں ان کو کبھی تامل نہ ہوتا تھا علاوہ ازیں آپ نے ایک کتاب مختلف مذاہب کے احباب کو بطور تحفہ دینے کے واسطے خود تالیف کر کے چھپوا رکھی تھی۔ جس میں قرآن شریف کی ایسی آیات جو اخلاقی مضامین کے متعلق تھیں مضمون وار خاص ترتیب سے انگریزی میں ترجمہ کر کے جمع کر دی تھیں۔ جن دنوں شیخ صاحب ممدوح سرگودہ میں سپرنٹنڈنگ انجینئر تھے۔ تو خاکسار نے ان کے اس شوق کو گہری نگاہ سے دیکھا۔ وہ اس کام کو نہائت محنت کے ساتھ سات آٹھ انگریزی ترجمے سامنے رکھ کر سفر اور حضر میں سرانجام دیتے رہتے تھے۔ اور جس قدر فرصت کا وقت ان کا سرکاری کام سے بچتا۔ وہ اس نیک کام پر لگاتے تھے۔

جماعت احمدیہ کے ساتھ ان کے تعلقات ہمیشہ ہی دوستانہ اور مخلصانہ رہے خاکسار کو جب بھی ان کی خدمت میں بغرض تبلیغ جانے کا موقعہ ملا۔ ان کو نہائت ہی فراخ حوصلگی سے باتیں سننے اور قبول کرنے والا پایا۔ ایسا ہی سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلسوں اور جماعت کے دیگر تبلیغی جلسوں میں جب کبھی ان کو تشریف آوری کی دعوت دی گئی۔ تو وہ نہ صرف جلسہ میں ہی شمولیت اختیار کرتے بلکہ اخراجات جلسہ میں ہماری مالی امداد بھی فرما دیتے۔

ایک دفعہ جب سرگودہ کی مسجد میں احمدیہ لائبریری قائم کرنے کی تجویز ہوئی۔ تو خاکسار کے تحریک کرنے پر انہوں نے بہت سی قیمتی اور مفید کتابیں منتخب کر کے معہ ایک عدد الماری کے ہماری لائبریری کے واسطے عطا کیں اخبار الفضل اور سن رائز اور ریویو آف ریلیجنز کے بھی وہ خریدار تھے۔ اور حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کے وہ خاص طور پر گرویدہ اور شائق تھے جب تفسیر کبیر کی جلد نمبر ۳ شائع ہوئی۔ تو خاکسار کی تحریک پر انہوں نے اس کی خریداری منظور فرمائی۔ غرضکہ ان کا وجود مخلوقِ خدا کے لئے کئی طرح سے مفید اور نافع تھا۔ اور خاص کر مسلمانوں کے واسطے ایسے انسان کی وفات ایک قومی نقصان ہے۔

خاکسار:۔ محمد عبد اللہ بوتالوی ریٹائرڈ ہیڈ منشی محکمہ نہر۔ قادیان

احمدیت کا غلبہ اور مولوی ثناء اللہ صاحب

مولوی ثناء اللہ صاحب نے کچھ عرصہ سے ایک سلسلہ مضامین شروع کر رکھا ہے ۴؍جولائی کے پرچہ میں ابتداءً آپ نے جو کچھ لکھا۔ اس کا ملخص یہ ہے کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ذکر کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اگر چالیس مومن مجھے مل جائیں تو میں دنیا کو فتح کر سکتا ہوں۔ آپ ان چالیس مومنوں کو ساتھ لے کر میدان جنگ میں چلے جائیں تاکہ برطانیہ کو فتح حاصل ہو جائے۔

اس پر ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد تحریرات سے یہ ثابت کیا تھا کہ فتح سے حضور علیہ السلام کی مراد روحانی فتح ہے۔ دنیاوی نہیں۔ کیونکہ ان دنیوی فتوحات اور تاج و تخت سے حضور علیہ السلام کو کوئی تعلق نہ تھا۔

اس پر مولوی صاحب نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے دو حوالے اپنے دعوے کی تائید میں پیش کئے۔ جن کے متعلق ۱۰؍اگست کے پرچہ میں ثابت کر دیا گیا۔ کہ مولوی صاحب نے ان حوالوں کے پیش کرنے میں افسوسناک تحریف سے کام لیا ہے۔ یعنی حضور کے بعض فقروں کو سیاق و سباق سے الگ کر کے ایک غلط انداز میں پیش کیا ہے۔ تا لوگوں کو دھوکہ لگ سکے۔ اور ہم نے پورے حوالے نقل کر دئیے۔ تاکہ جہاں اصل مطلب واضح ہو جائے وہاں مولوی صاحب کی دیانتداری بھی ظاہر ہو جائے۔ مولوی صاحب کو اس مضمون کا جواب دینے کی تو جرأت نہیں ہوئی۔ البتہ ۱۵؍اگست کے پرچہ میں پھر ایک مضمون شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے "خلیفہ قادیان کو حکومت ملنے کا وعدہ" اور مضمون کے شروع میں آپ نے حسب عادت بڑی تعلی سے کام لیا ہے۔ اور بارہا کا غلط ثابت کردہ دعویٰ کہ "اہلحدیث اقوال مرزا کو اتباع مرزا سے زیادہ جانتا ہے" پیش کیا ہے۔ حالانکہ اس سے چند ہی روز قبل آپ اسی ضمن میں ایک غلطی کا اعتراف اپنے پرچہ میں کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں (اہلحدیث ۱۸؍جولائی)

بہرحال مولوی صاحب لکھتے ہیں:-

"خدائے رحمان کا حکم ہے۔ کہ اس کے خلیفہ کے لئے جس کی آسمانی بادشاہت ہے اس کو ملک عظیم دیا جائے گا۔ اور خزانے اس کے لئے کھولے جائیں گے۔ یہ خدا کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب کہ اے منکرو میں صادقوں میں سے ہوں۔ پس تم میرے نشانوں کا ایک وقت تک انتظار کرو" (حقیقۃ الوحی ص۹۱-۹۲)

اس عبارت پر مرزا صاحب نے ایک حاشیہ لکھا ہے۔ جس سے ہر طرح کی تشریح اور تفصیل حاصل ہوتی ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں۔

"کسی آئندہ زمانے کے متعلق یہ پیشگوئی ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کشفی رنگ میں کنجیاں دی گئی تھیں۔ مگر ان کنجیوں کا ظہور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہوا۔

یہ حاشیہ متن کی پوری تشریح کرتا ہے کہ ملک ملنے سے مراد دنیاوی ملکی فتوحات ہیں۔ میاں محمود خلیفہ قادیانی کو قادیانی جماعت فضل عمر کہا کرتی ہے۔ یعنی عمر ثانی اور حضرت عمر کے مشابہ اور مثیل ہیں۔ پس یہ حاشیہ اور متن بکمال وضاحت بتا رہے ہیں کہ مرزا صاحب کو بحیثیت خلیفۃ اللہ کے جو ملک ملنے کا وعدہ دیا گیا تھا۔ وہ موجودہ خلیفہ قادیان کے ذریعہ پورا ہونا ضروری ہے"

اس کے جواب میں ہم صرف اصل حوالہ جسے مولوی صاحب کی دیانتداری نے مکمل طور پر پیش کرنا گوارا نہیں کیا یہاں درج کئے دیتے ہیں۔

حقیقۃ الوحی کے ان صفحات پر جن کا مولوی صاحب نے حوالہ دیا ہے حضرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بعض الہامات درج فرمائے ہیں۔ جن میں سے ایک کا ترجمہ وہ ہے۔ جو مولوی صاحب نے پیش کیا ہے۔ اور اس میں کوئی قطع و برید نہیں کی۔ لیکن حاشیہ پر جو کچھ درج ہے۔ اور جس سے ان کے خیال کی تردید ہوتی ہے اسے پورا نقل نہیں کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

"کسی آئندہ زمانہ کی نسبت یہ پیشگوئی ہے جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کشفی رنگ میں کنجیاں دی گئی تھیں مگر ان کنجیوں کا ظہور حضرت عمر فاروق کے ذریعہ سے ہوا۔ خدا جب اپنے ہاتھ سے ایک قوم بناتا ہے۔ تو پسند نہیں کرتا کہ ہمیشہ اس کو لوگ پاؤں کے نیچے کچلتے رہیں۔ **آخر بعض بادشاہ ان کی جماعت میں داخل ہو جاتے ہیں** اور اس طرح پر وہ ظالموں کے ہاتھ سے نجات پاتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت عیسے علیہ السلام کے زمانہ میں ہوا"

اس عبارت کا یہ آخری حصہ مولوی صاحب نے نقل نہیں کیا تھا۔ کہ "آخر بعض بادشاہ ان کی جماعت میں داخل ہو جاتے ہیں" اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا یہ مشن قرار نہیں دیا کہ سلطنت۔ حکومت اور تاج و تخت حاصل کیا جائے۔ بے شک غلبہ کا وعدہ ہے۔ اور حکومت ملنے کا بھی۔ مگر وہ اس طرح نہیں کہ جماعت احمدیہ جنگوں میں فتوحات حاصل کر کے حکمرانوں سے تاج و تخت چھین لے گی۔ بلکہ اس طرح کہ دوسرے ملکوں کے بادشاہ احمدیت قبول کر لیں گے۔ اور اسی طرح دنیا میں احمدیوں کی حکومت قائم ہو گی اور یہ بات اس سے بالکل مختلف ہے۔ جو مولوی ثناء اللہ صاحب پیش کر رہے ہیں۔

صنعت سیکھنے کا عمدہ موقعہ اور ملازمت کی امید افزا صورتیں

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے صنعت و حرفت سکھانے کے لئے لاہور۔ امرتسر۔ گوجرانوالہ۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ جالندھر اور لدھیانہ میں تعلیمی مراکز قائم کئے ہیں۔ جن کا نام "ٹیکنیکل ٹریننگ سکولز" رکھا گیا ہے۔ ان میں ۱۷ سے ۳۰ سال تک کی عمر کے اشخاص لئے جاتے ہیں۔ تعلیم پرائمری سے انٹرنس تک ہونی ضروری ہے۔ ایک سال تک کی تعلیم ہے۔ اور اس اثناء میں انٹرنس پاس طلباء کو ۲۵/ روپے ماہوار اور اس سے نیچے کے درجہ کے طلباء کو ۲۰/ روپے ماہوار وظیفہ دیا جائیگا اور اس کے بعد ملازمت کا زمانہ شروع ہو گا۔ نظارت نے اس غرض سے مطبوعہ فارم مہیا کئے ہیں۔ جو دوست اس سکول میں داخل ہونا چاہیں وہ نظارت ہذا سے فارم طلب کر لیں۔ لیکن یہ ضروری ہے۔ کہ ان کی درخواست مقامی کارکن کی سفارش کے ساتھ نظارت ہذا میں بھیجی جائے۔

اس ضمن میں میں یہ بھی تحریک کرتا ہوں کہ سیکرٹریان امور عامہ۔ لوہار۔ معمار۔ درزی اور فرٹر وغیرہ احمدی احباب کو ترغیب دیں۔ کہ وہ اپنے آپ کو فوجی ملازمت کے لئے پیش کریں۔ ان پیشہ وروں کو نہ صرف یہ کہ معقول تنخواہ ملے گی۔ بلکہ ملازمت کے لئے سہولتیں بھی میسر ہوں گی۔ مذکورہ بالا علاقہ جات کے سیکرٹریان خواہشمند احباب کی فہرستیں نظارت ہذا کو بھیج دیں۔ اور بھرتی کے کام میں مدد دیں۔

ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

آنریری آڈیٹرز کی خدمات کی ضرورت

نظارت بیت المال کو ایسے احباب کی جو آڈٹ کا کام بخوبی کر سکتے ہوں۔ اور آنریری طور پر اپنے قریب کی جماعت ہائے احمدیہ کے حسابات بھی آڈٹ کرنے کے لئے تیار ہوں ضرورت ہے۔ ایسے اصحاب برائے مہربانی اپنے مکمل ایڈریس اور حلقہ سے جس میں وہ کام کر سکتے ہوں۔ دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ تا کہ ان کی خدمات سے فائدہ حاصل کیا جا سکے۔

ناظر بیت المال قادیان

مسئلہ کفر و اسلام
(اور)
جناب مولوی محمد علی صاحب

مسئلہ نبوت کا ذکر کرنے کے بعد جناب مولوی محمد علی صاحب مسئلہ کفر و اسلام کی طرف متوجہ ہوئے ہیں۔ مگر پہلے حسب عادت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات بابرکات پر طعن کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"جناب میاں صاحب چونکہ مسئلہ کفر و اسلام میں عاجز آ چکے ہیں اس لئے وہ ڈوبنے والے کی طرح ہر تنکے کا سہارا تلاش کرتے ہیں" (پیغام صلح ۱۸ اگست ۱۹۴۱ء)

مولوی صاحب جو چاہیں سمجھ لیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور آپ کے مبائعین جن عقائد پر قائم ہیں۔ وہ وہی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائے اور خدا تعالےٰ کے فضل سے ہم ان پر مضبوطی سے قائم ہیں اور ان میں عاجز آنے کی کوئی وجہ ہی نہیں ہے۔ عجز کی دلیل تو یہ ہوتی ہے کہ انسان کسی بات پر قائم نہ رہے ایک بات سے عاجز آ جائے تو دوسری اختیار کرے اور جب اس سے بھی عاجز آ جائے۔ تو کوئی تیسری راہ تلاش کرے۔ اب حقیقت بین نگاہیں اس امر کو اچھی طرح جانتی ہیں۔ کہ اس طرح عاجز آنے کا اظہار کس کی طرف سے ہو رہا ہے۔ آیا مبائعین کی جماعت سے جو شروع سے لے کر آج تک انہی عقائد پر قائم ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائے یا غیر مبائعین کی طرف سے جنہوں نے یکے بعد دیگرے کئی عقائد میں تبدیلی کر لی ہے۔ اگر جناب مولوی محمد علی صاحب غور فرمائیں تو انہیں معلوم ہو۔ کہ انہوں نے جو عاجز آنے کی مثال اپنے مضمون میں بیان کی ہے وہ خود ان پر چسپاں ہوتی ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحیح عقائد پر قائم رہتے ہوئے جب وہ غیر احمدیوں کو خوش کرنے سے عاجز آ گئے تو انہوں نے نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے انکار کر کے اس میں تبدیلی پیدا کر لی۔ اسی طرح جب مسئلہ کفر و اسلام میں عاجز آ گئے تو اس کو بھی خیرباد کہہ دیا۔ اگر غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کا سوال پیدا ہوا اور جناب مولوی صاحب کو اس میں مشکل کا سامنا ہوا تو فوراً عاجز آ کر اس میں تبدیلی پیدا کر لی۔ اسی طرح جب غیر احمدیوں کے جنازہ کا سوال سدِ راہ ہوا تو اس میں انہوں نے تعلیم احمدیت سے روگردانی کر لی۔ ایک زمانہ میں وہ مسئلہ نبوت کو سارے اختلافات کی جڑ قرار دیتے تھے۔ مگر جب اس میں عاجز ہو گئے تو مسئلہ کفر و اسلام کو اصل اختلافات کی بنیاد قرار دے دیا۔ پھر جب اس میں بھی عاجز آ گئے تو جنازہ غیر احمدیان کے مسئلہ پر تمام اختلافات کی بنیاد رکھ دی۔ اب مولوی صاحب سوچیں کہ عجز کا اظہار کس طرف سے رہا ہے۔

عجز کی ایک نمایاں مثال

پھر اس مضمون میں بھی جناب مولوی محمد علی صاحب کے عجز کی ایک نمایاں مثال موجود ہے۔ اور وہ یہ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد سے کہ آپ پر ایمان لانے سے "وہ جو صرف ظاہری مسلمان تھے وہ حقیقی مسلمان بننے لگے" (تجلیات الہیہ ص۱۳) یہ استدلال فرمایا تھا کہ آج کل کے مسلمان حقیقی مسلمان نہیں۔ خدا کے نزدیک مسلمان نہیں اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں" (خطبہ جمعہ اخبار الفضل ۱۳ جولائی) اس سے ظاہر ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان الفاظ میں آج کل کے بے عمل اور نام کے مسلمانوں کا ذکر فرما رہے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے صحابہ یا اس وقت کے مسلمانوں کا اس میں قطعاً کوئی ذکر نہیں ہے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب نے اپنی بات بنانے کے لئے اور لوگوں کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خلاف بھڑکانے اور اشتعال دلانے کے لئے آپ کی طرف یہ بات منسوب کی ہے۔ کہ

(۱) "میاں صاحب نے جو کچھ لکھا ہے اس کے معنی تو یہ ہوئے کہ حضرت مسیح موعود کی نبوت آنحضرت صلعم کی نبوت سے اور کوئی چیز ہے کیونکہ آنحضرت (صلے اللہ علیہ وسلم) پر ایمان سے انسان صرف نام کا مسلمان ہوتا ہے اور مسیح موعود (علیہ السلام) پر ایمان لانے سے حقیقی مسلمان بنتا ہے"

(۲) "میاں صاحب نے جو نتیجہ صریح الفاظ کے خلاف حضرت مسیح موعود کی تحریر سے نکالا ہے۔ کہ ایک نبوت یعنی آنحضرت صلعم کی نبوت تو ایسی ہے کہ اس پر ایمان لانے سے انسان صرف ظاہر میں مسلمان ہوتا ہے اور دوسری نبوت یعنی مسیح موعود کی نبوت ایسی ہے کہ اس پر ایمان لانے سے حقیقۃً مسلمان ہو جاتا ہے اس کے یہ معنی ہونگے کہ آنحضرت صلعم پر ایمان لانے والے کو اعمال صالحہ کی ضرورت ہے مگر مسیح موعود پر ایمان لانے والے کو اعمال صالحہ کی ضرورت نہیں اور یوں جناب میاں صاحب ایک ہی جست میں علیائیوں کی صف میں جا کھڑے ہوئے" (پیغام صلح ۱۸ اگست ۱۹۴۱ء)

ان دونو اقتباسات میں مولوی محمد علی صاحب نے یہ باتیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب کی ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے بالا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے سے انسان حقیقی مسلمان بنتا ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے حقیقی مسلمان نہیں بنتا۔ یہ سب باتیں جناب مولوی صاحب کی اپنی ایجاد اور من گھڑت ہیں ورنہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبہ جمعہ مندرجہ الفضل ۱۳ جولائی ۱۹۴۱ء میں ان کا نام و نشان نہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کو پیش کرتے ہوئے بیان فرمایا تھا کہ "آج کل کے مسلمان حقیقی مسلمان نہیں" اس سے یہ نتیجہ نکالنا جناب مولوی محمد علی صاحب کا ہی کام ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بالا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے والے تو حقیقی مسلمان ہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے ایسے نہیں۔ افسوس صد افسوس!!

مولوی صاحب اور دیگر غیر مبائعین کا عقیدہ

پھر جناب مولوی صاحب اور دیگر غیر مبائعین کا اپنا عقیدہ بھی یہی ہے جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بیان فرمایا ہے۔ کہ آج کل کے مسلمان حقیقی مسلمان نہیں۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب اپنی تصنیف "النبوۃ فی الاسلام" میں لکھ چکے ہیں۔

"مجددوں کا ماننا ضروری ہے اور ان کے انکار سے انسان فاسق ہو جاتا ہے" (ص۱۸۵ ایڈیشن اول)

اس سے ظاہر ہے کہ جو مسلمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں مانتے۔ مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک وہ فاسق ہیں اور کوئی فاسق حقیقی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ قرآن مجید میں فاسق کو مومن کے مقابل پر رکھا گیا ہے۔ گویا اسے کافر ہونے کے مترادف قرار دیا ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ افمن کان مومناً کمن کان فاسقاً لا یستوٗن (سورہ سجدہ ۲) کہ جو مومن ہے وہ فاسق نہیں ہو سکتا۔ یہ دونو باتیں یعنی ایمان اور فسق ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ برابر نہیں ہو سکتیں۔ اس آیت میں فاسق بمعنی کافر بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح دوسرے مقام پر فرمایا۔ ومن کفر بعد ذالک فاولٰئک ھم الفاسقون۔ (النور ۷) کہ جو لوگ سلسلہ خلافت کا انکار کرتے ہوئے کفر اختیار کرتے ہیں وہ یقیناً

فاسق ہیں۔ غرض ان آیات سے ظاہر ہے کہ فاسق کافر ہی ہوتا ہے۔ اور جناب مولوی محمد علی صاحب تمام ان مسلمانوں کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مجدد تسلیم نہیں کرتے فاسق قرار دیتے ہیں۔

(۲) دوسرا حوالہ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ غیر مبایعین کے نزدیک عام مسلمان حقیقی مسلمان نہیں۔ ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" کے ایک حال کے مضمون سے لیا گیا ہے۔ اس میں لکھا ہے:-

"ہم ان مردہ مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملا کر کیا کریں گے۔ جو اس زمانہ کے امام کا انکار کرتے ہیں۔ تکفیر کرتے ہیں۔ اور جہالت کی موت مرنے کو تیار ہوتے ہیں۔" (اخبار پیغام صلح ۱۴ راگست ۱۹۴۱ء)

اب سوال یہ ہے۔ کہ جب مولوی محمد علی صاحب اور دیگر غیر مبایعین کے نزدیک بھی عام مسلمان فاسق اور مردہ مسلمان اور جہالت کی موت مرنے والے ہیں۔ تو پھر یہ اپنی اسی حالت پر قائم رہتے ہوئے حقیقی مسلمان کیسے ہو سکتے ہیں۔ اور جب اس زمانہ کے امام کا انکار کرنے والے مسلمان فاسق اور مردہ ہیں۔ تو کیا مولوی محمد علی صاحب کا بیان کردہ اعتراض خود انہیں پر اُلٹ کر نہیں پڑتا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے سے تو انسان حقیقی مسلمان نہیں بنتا۔ بلکہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں کے قول کے مطابق وہ فاسق اور مردہ مسلمان ہوتا ہے۔ اور اس کی موت جہالت کی موت ہوتی ہے لیکن اس زمانہ کے امام اور مجدد پر ایمان لانے سے وہ حقیقی مسلمان بن جاتا ہے۔ اب اس اعتراض کا جو جواب وہ دیں گے۔ وہی ہماری طرف سے سمجھ لیں۔

خاکسار

ملک محمد عبداللہ قادیان

اطلاع

عوام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ خان محمد عبداللہ خانصاحب اور ان کے نمائندہ سید ارتضیٰ علی صاحب مندرجہ ذیل کاروبار سے ریٹائر ہو گئے ہیں۔ اور اب ان سے انکا کوئی تعلق نہیں رہا۔ اور میسرز مالک رام دولت رام ان کاروبار کے معہ انکے سرمایہ وتجارتی شہرت واحد مالک ہیں۔

۱۔ کاروبار بنام میسرز مالک رام دولت رام

۲۔ کاروبار بنام میسرز خان محمد عبداللہ خان اینڈ کو

۳۔ کوئی کاروبار جو کسی نام سے میسرز مالک رام دولت رام کر رہے ہیں۔

مالک رام دولت رام ٹھیکیداران، ہیلی روڈ نئی دہلی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور ۲۴ اگست مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر نے سٹیٹ اسمبلی کی پاس کردہ بل منظور کر لیا ہے جس کے رو سے ریاست میں ایک عورت کے ساتھ زیادہ مردوں کی شادی ممنوع قرار دی گئی۔ کشمیر میں یہ رواج غیر قدیم سے ہے۔

لنڈن ۲۴ اگست ایران گورنمنٹ نے برطانیہ و روس کے مشترکہ میمورنڈم کا جو جواب دیا ہے۔ اس پر وزارت برطانیہ غور کر رہی ہے۔ اس بات کا چرچا ہے کہ برطانوی گورنمنٹ اس سے مطمئن نہیں ہٹلر بھی ترک سفیر کے ساتھ ایران کی صورت حالات پر کئی روز سے تبادلہ خیالات کر رہا ہے۔ حکومت ایران نے اپنی روسی عراقی اور ہندوستانی سرحد پر فوجیں بھیج دی ہیں۔ فوجی رخصتیں منسوخ کر دی ہیں۔ گذشتہ ۱۲ گھنٹوں میں طہران ریڈیو نے تین مرتبہ ایران کا جنگی گیت گایا۔ جرمن سفیر نے ایران میں مقیم جرمنوں کو ہدایت کی ہے کہ اگر انہیں آب و ہوا موافق نہیں۔ یا کاروبار کے جاری رہنے کا امکان نہیں۔ تو فوراً چلے جائیں۔ چھ ہفتوں میں ۶۴۰ جرمن جا چکے ہیں۔

نیویارک ۲۴ اگست امریکن سینٹ کی خارجہ کمیٹی کے چیئرمین نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر وشی گورنمنٹ نے مغربی کرۂ ارض کے کسی فرانسیسی علاقہ کو جرمن کے حوالہ کر دیا۔ تو امریکن گورنمنٹ جزیرہ مارٹینک اور دیگر فرانسیسی علاقوں پر قبضہ کرے گی۔ اور فوجی طاقت سے ان کی حفاظت کریگی۔

ماسکو ۲۴ اگست موسیو سٹالن کا بیس سالہ لڑکا جرمنوں کی قید میں ہے۔ جرمنوں نے اسے ریڈیو پر تقریر کرنے کے لئے مجبور کیا۔ تو اس کے لب و لہجہ سے مترشح ہو رہا تھا۔ کہ اس پر تشدد کیا جا رہا ہے۔

گوجرہ ۲۴ اگست گندم وڈہ ۹/۱۲/۳ مسل ۵/۹ ۶/۱۲/۶ ۳ نخود ۶/۶/۳ توریہ ۴/۴ تارامیرا ۶/۶/۳ گڑ ۸/۳ شکر ۲/۱۲/۳ گھی خالص ۸/۴۰ تعہ روئی ۱۰/۱ کھل سنیہ ۸/۱ مرچ سرخ خشک ۱۱/۸/۱

لنڈن ۲۴ اگست ناروے کی

ایک آزاد نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ نازیوں نے سویڈن کی حکومت کو چند مطالبات پیش کر دیئے ہیں۔ سویڈن کا وزیر خارجہ آج کل برلن آیا ہوا ہے۔ اور جرمن حکام سے فوجی معاہدہ کے لئے سرگرمی سے بات چیت کر رہا ہے۔

لنڈن ۲۵ اگست انگریزی اور روسی فوجیں آج صبح ایران میں داخل ہو گئیں آج سویرے انہوں نے سرحد کو پار کر لیا ماسکو کے ایرانی سفیر اور سوویٹ گورنمنٹ کی طرف سے اس کی باقاعدہ اطلاع دیدی گئی۔ اس کارروائی کا مطلب یہ ہے۔ کہ ایران میں نازی ایجنٹ حکومت کا تختہ الٹنے میں کامیاب نہ ہو سکیں۔

شملہ ۲۵ اگست جنرل سٹاف کے ڈپٹی چیف نے آج ایک اعلان شائع کیا ہے۔ کہ ایران میں فوجی کارروائی ہندوستانی فوجی کمان کے ماتحت کی جا رہی ہے۔ روس کا ایران کے ساتھ ۱۹۲۱ء میں ایک معاہدہ ہوا تھا۔ کہ اگر کوئی طاقت روس پر حملہ کرنے کے لئے ایران کو بطور اڈہ استعمال کرنے کی کوشش کرے۔ تو روسی فوجیں ایران میں داخل ہو سکیں گی۔ جرمن ایجنٹ ایران میں مسلح فوجیں تیار کرنے کی کوشش میں تھے۔ تا شمالی علاقہ میں بدامنی پیدا کی جا سکے برطانیہ اور روس دونوں نے اپنی چٹھیوں میں اس امر کا اظہار کیا ہے کہ یہ کارروائی تھوڑے عرصہ کے لئے کی گئی ہے اور ایران کے نہیں بلکہ جرمنوں کے خلاف ہے لڑائی کا خطرہ دور ہوتے ہی فوجیں ہٹالی جائیں گی۔ دونوں حکومتوں کو اس کا از حد افسوس ہے مگر اس کی ذمہ داری جرمنی اور اٹلی پر ہے۔ ایران کو بارہا متنبہ کیا گیا تھا کہ جرمن ایجنٹوں کی کارروائیوں سے عراق شام۔ مشرق وسطیٰ اور ہندوستان کے لئے خطرہ ہے۔ اس کے علاوہ کاکیشیا کے لئے بھی۔ روس پر پیچھے سے بھی حملہ ہونے کا خطرہ تھا۔ برطانیہ ان باتوں کی اجازت کبھی نہیں دے سکتا تھا برطانیہ اور روس

نے اس اقدام سے بچنے کی بہت کوشش کی۔ مگر مجبور ہو کر آخر یہ قدم اٹھانا پڑا۔ اس بات کا انتظام کر دیا گیا ہے کہ ایرانیوں کو سامان خورد و نوش باقاعدہ ملتا رہے۔ نازی ایران سے بکثرت کھانے پینے کا سامان جرمنی بھیج چکے ہیں۔ اور اب وہاں قحط کے آثار ہیں۔

ماسکو ۲۵ اگست تیسرے پہر کے روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کنگسیپ ہوم اور نوووگراڈ کے علاقہ میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ بحیرہ بالٹک میں چار جرمن جہاز غرق کر دیئے گئے ہیں۔

لنڈن ۲۵ اگست برطانوی ہوائی جہازوں نے کل رات بھی مغربی جرمنی پر چھاپے مارے۔ نقصان کا پورا پورا حال ابھی معلوم نہیں ہو سکا۔

بمبئی ۲۵ اگست مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی میں آج ایک قرارداد منظور کی گئی۔ سر سکندر حیات خان اور سر محمد سعد اللہ صاحب نے نیشنل ڈیفنس کونسل سے استعفے دیدیئے۔ مسٹر فضل الحق نے دس روز کی مہلت طلب کی ہے۔ اس اثناء میں وہ اس معاملہ پر غور کریں گے۔ کل بھی اجلاس ہوگا۔

سیالکوٹ ۲۵ اگست آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب آج یہاں سے کشمیر کے لئے روانہ ہو گئے۔

لنڈن ۲۵ اگست ابھی تک انگریزی فوجوں کے ساتھ ایرانی فوجوں کے تصادم کی کوئی خبر نہیں آئی۔ موسیو مولوٹوف نے ایک بیان میں کہا۔ کہ ایران میں پچاس سے زیادہ سرکاری محکموں میں جرمن گھس گئے ہیں۔ یہ لوگ جرمن ففتھ کالم کے بڑے ہوشیار جاسوس ہیں۔ مشرق وسطیٰ میں جرمن جو چالیں چلتے ہیں۔ ان کا انتظام ایران میں ہی کیا جاتا ہے۔ برطانوی فوجیں جنوبی سرحد اور روسی شمالی سرحد سے داخل ہوئی ہیں۔ برطانوی فوجوں کی کمان جنرل ویول کے ہاتھ میں ہے۔

لنڈن ۲۵ اگست مسٹر چرچل نے آج رات جو تقریر براڈکاسٹ کی۔ اس میں کہا۔ کہ نازی درندوں نے غصہ میں بھر کر یورپ کے سب ملکوں کو روند ڈالا ہے۔ اور اب روس میں ہٹلر کو پہلی بار قدر عافیت معلوم ہوتی ہے۔ جہاں پندرہ بیس لاکھ جرمن مارے جا چکے ہیں۔ اور اسے معلوم ہوا ہے۔ کہ لاکھوں انسانوں کا خون بہانے کے باوجود اسے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اس لئے اب وہ زیادہ سے زیادہ ظلم کر رہا ہے۔ اس کی فوجیں روس میں علاقوں پر علاقے تباہ کرتی جا رہی ہیں مسٹر چرچل نے یہ بھی کہا۔ کہ برطانیہ اور امریکہ روس کو زیادہ سے زیادہ امداد دیں گے ماسکو میں تینوں ملکوں کی ایک کانفرنس بلائی گئی ہے۔ جس میں روس کی امداد کا پروگرام طے ہوگا۔ تھائی لینڈ سنگاپور اور فلپائن کو جو خطرہ ہے۔ اسے دوستانہ بات چیت سے طے کرنے کی کوشش کی جائیگی۔ اس سلسلہ میں امریکہ بہت صبر کے ساتھ کام کر رہا ہے۔ لیکن اگر اس کی امیدیں پوری نہ ہوئیں۔ تو ہم بلا تامل اس کا ساتھ دیں گے۔ برطانیہ اور امریکہ کے بعض حلقوں میں کہا جاتا ہے۔ کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جاپان کو جرمنی اور اٹلی سے علیحدہ ہو جانے کا نوٹس دے دیا گیا ہے

لنڈن ۲۵ اگست لارڈ بیور بروک امریکہ سے یہاں پہنچ گئے ہیں آپ ادھار اور پٹہ پر مال دینے کے پروگرام کے متعلق بات چیت کے لئے وہاں گئے تھے۔ واپسی پر آپ نے مسٹر چرچل سے گفتگو کی۔

لنڈن ۲۵ اگست۔ جرمن ہوائی جہازوں نے کل رات برطانیہ پر کہیں کہیں بم گرائے۔ جانی نقصان نہیں ہوا۔ مالی نقصان بھی بہت کم ہوا۔

سنگاپور ۲۵ اگست برطانوی ہوا بازوں کا بڑا دستہ اور مزید ہندوستانی فوج یہاں پہنچ گئی ہے۔

نیویارک ۲۴ اگست ڈیوک آف کینٹ آج ایک ہوائی جہاز کے ذریعہ یہاں پہنچ گئے

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی